شہید کے زندہ ہونے اور رزق ملنے والی فضیلت شہید حقیقی کے لیے ہے یا شہید حکمی کو بھی ہے ؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شہید کی جو فضیلت قرآن میں ہے کہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے، کیا یہ صرف اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے شہید کے لیے ہے یا جو شہید حکمی ہو جیسے ناحق قتل کیا گیا وغیرہ، اس کے لیے بھی ہے؟ نیز اگر کوئی قرآن کی اس فضیلت کو صرف اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے شہید کے لیے مانے، شہید حکمی کے لیے نہ مانے تو کیا یہ کفر ہوگا؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

راہِ خدا میں شہید ہونے والوں کی ایک عظیم فضیلت بعدِ وفات ان کا ممتاز و اعلیٰ زندگی کے ساتھ حیات ہونا اور رزق دیا جانا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اور ائمہ دین کی تصریحات کے مطابق موت کے بعد زندگی اور رزق عطا کیا جانا شہید حقیقی کے ساتھ شہید حکمی کو بھی شامل ہے۔ شہید حقیقی حیات بعد از موت پر قرآن کریم کی نص قطعی موجود ہونے کی وجہ سے اس کا مطلقاً انکار کرنے والا دائرۂ اسلام سے ہی خارج ہے جبکہ صرف شہید حکمی سے اس فضیلت کا انکار کرنے والا جاہل وخطاکار ہے۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (169)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (پارہ4، سورۃ آل عمران3، آیت169)

نیز ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ (154)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔ (پارہ2، سورۃ البقرۃ2، آیت154)

شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تفسیرات احمدیہ کے حوالے سے اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: "ثم الشهداء في الحقيقة من يكون كذلك في حق أحكام الدنيا والآخرة، وهو من يكون مسلما طاهرا بالغا قتل بحديد ظلمًا، ولم يجب به مال أو وجد ميتا جريحا في المعركة ولم يرتث، فإنه يجري عليه أحكام الدنيا حيث لا يغسل ولا يكفن ويصلّى عليه وله المرتبة العليا في الآخرة على ما نطقت به الآثار، ومنهم من لا يجري عليه أحكام الدنيا، ويكون لهم في الآخرة فضل مرتبة؛ كالغرقى والحرقي والهدمي والقتلى في الحد، ومن مات في طريق الله مثل العلم والجهاد والحج، ومن ماتت من نفاسها، ومن مات من استطلاق البطن على ما ورد في الحديث" ترجمہ: پھر در حقیقت شہدا وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کے احکام کی بابت ایسے ہی (یعنی شہید) ہوں، اور یہ وہ شخص ہے جو مسلمان، پاک، بالغ ہو، جسے ظلماً کسی آہنی شے کے ساتھ قتل کیا گیا ہو، اور اس قتل کے بدلے میں کوئی مال واجب نہ ہوا ہو، یا وہ جنگ کے میدان میں زخمی حالت میں مردہ پایا گیا ہو اور اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ ہو، تو ایسے شخص پر دنیا کے احکام جاری ہوں گے، بایں طور کہ نہ اسے غسل دیا جائے گا، نہ کفن پہنایا جائے گا، اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی، اور آخرت میں اس کے لیے اعلیٰ درجہ و بلند مقام ہے، جیسا کہ اس پر احادیث ناطق ہے۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن پر دنیا کے احکام جاری نہیں ہوتے، (لیکن) آخرت میں ان کے لیے بلند رتبے والی فضیلت ہوگی: جیسے کہ ڈوب کر مرنے والا، آگ میں جل کر مرنے والا، عمارت ڈھنے سے دب کر مرنے والا، شرعی حد میں قتل ہونے والا، اور وہ جو اللہ پاک کی راہ میں فوت ہو مثلاً علم دین کے حصول، جہاد یا حج کے دوران مرنے والا، اور زچگی سے مرنے والی عورت، اور دست کی بیماری سے مرنے والا شخص، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ (الاکلیل علی مدارک، جلد 1، صفحہ 681، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "جو مسلمان ظلماً قتل ہو جائے وہ شہید ہے، ان میں سے جو دین کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو، وہ بہت اعلی درجہ والا ہے، **مگر یہ حیات ابدی ہر شہید کو عطا ہوتی ہے۔**
... اگرچہ یہ آیت شہداءِ احد کے حق میں اتری، مگر تاقیامت تمام شہدا کی زندگی ثابت فرما رہی ہے، کیونکہ آیت کی عبارت عام ہے اس میں کوئی قید نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہدا کے جسم و روح دونوں ہی زندہ ہیں، اسی لیے ان کے اجسام قبر میں گلنے سے محفوظ رہتے ہیں، جس کا بکثرت مشاہدہ ہوا۔ البتہ ان کی حیات ہماری حس سے بالاتر ہے، اس لیے ان پر موت کے بعض احکام جاری ہو جاتے ہیں۔" (تفسیر نور العرفان، صفحہ 36 و 114، فرید بک ڈپو لمیٹڈ، دہلی)

صحیح مسلم، مصابیح السنہ، مشکوۃ المصابیح اور کنز العمال وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: ”عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما تعدون الشهيد فيكم؟ قالوا: يا رسول الله، من قتل في سبيل الله فهو شهيد، قال: إن شهداء أمتي إذا لقليل، قالوا: فمن هم يا رسول الله؟ قال: من قتل في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في الطاعون فهو شهيد، ومن مات في البطن فهو شهيد“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم! جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، تو وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تب تو میری امت کے شہدا بہت کم ہوں گے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم! پھر شہید کون ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے، وہ شہید ہے، اور جو طاعون میں مرے، وہ شہید ہے، اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے، وہ شہید ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب بیان الشهداء، جلد 6، صفحہ 51، حدیث 1915، دار الطباعة العامرة، ترکیا)

علامہ قاضی ناصر الدین بیضاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ”ومن مات بالطاعون، أو بوجع في بطن ملحق بمن قتل في سبيل الله، لمشاركته إياه في بعض ما ينال من الكرامة، بسبب ما كابده من الشدة، لا في جملة الأحكام والفضائل“ ترجمہ: اور جو شخص طاعون سے، یا پیٹ کی بیماری سے مرے، وہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کے ساتھ ملحق ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ شہید کو حاصل ہونے والی عزت و کرامت کے کچھ حصہ میں اس کا شریک ہوتا ہے، بسبب اس کے جو اس نے تکلیف و مصیبت برداشت کی، (لیکن یہ شمولیت) تمام احکام اور فضیلتوں میں نہیں۔ (تحفۃ الأبرار شرح مصابیح السنۃ، کتاب الجهاد، جلد 2، صفحہ 588، مطبوعہ کویت)

اسی کو علامہ شرف الدین طیبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی شرح مشکوۃ میں، علامہ شمس الدین کرمانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی شرح بخاری میں، علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عمدۃ القاری میں، اور دیگر علمائے کرام نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔ (شرح المشکاۃ للطیبی، کتاب الجهاد، جلد 8، صفحہ 2639، مطبوعہ ریاض) (الکواکب الدراري في شرح صحیح البخاري، کتاب الطب، جلد 21، صفحہ 18، دار إحیاء التراث العربي، بیروت) (عمدة القاري شرح صحیح البخاري، باب الرقی بالقرآن والمعوذات، جلد 21، صفحہ 261، دار الفکر، بیروت)

علامہ نورالدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ قاضی بیضاوی علیہ الرحمۃ کے اس کلام کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”وقد جمع شیخ مشایخنا الحافظ جلال الدین السیوطي ما ورد من أنواع الشهادة الحكمية في كراسة، منهم: الغريق والحريق والمهدوم والغريب والمرابط، ومن مات يوم الجمعة، أو ليلته وغير ذلك، والمعنى أنهم يشاركون الشهداء في نوع من المثوبات التي يستحقها الشهداء لا المساواة في جميع أنواعها“ ترجمہ: ہمارے شیخ الشیوخ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شہادتِ حکمی کی اقسام میں جو کچھ وارد ہے، انہیں ایک رسالے میں جمع کیا ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں: ڈوب کر، جل کر، کسی عمارت کے نیچے دب کر (مرنے والے)، اور پردیسی، سرحد کے پہرے دار اور جمعہ کے دن یا اس کی رات میں فوت ہونے والے، وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ شہدا کے ساتھ ان سینکڑوں فضائل میں سے بعض میں شریک ہوتے ہیں جن کے شہدا مستحق ٹھہرتے ہیں، نہ کہ ان کے ہر پہلو میں برابر ہوتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجہاد، جلد 6، صفحہ 2469، دار الفکر، بیروت)

علامہ ابو محمد ابن عطیہ اندلسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”وهؤلاء طبقات وأحوال مختلفة، يجمعها أنهم يرزقون“ ترجمہ: اور یہ شہدا مختلف درجات اور احوال کے ہوتے ہیں، جنہیں ایک چیز جمع کرتی ہے کہ ان سب کو رزق دیا جاتا ہے۔ (المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، جلد 1، صفحہ 540، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: ”قال علماؤنا: أحوال الشهداء طبقات مختلفة و منازل متباينة يجمعها أنهم يرزقون، وقد تقدم قوله صلى الله عليه وسلم: "من مات مريضا مات شهيدا، وغدي وريح عليه برزقه من الجنة" وهذا نص في أن الشهداء مختلفو الحال“ ترجمہ: ہمارے علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ شہدا کے احوال مختلف درجات اور متفرق منازل کے ہوتے ہیں، (البتہ) **رزق دئیے جانے کی بات میں وہ سب جمع ہیں**، اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے کہ "جو شخص بیماری کی حالت میں فوت ہو، وہ شہید ہے، اور اس پر صبح و شام جنت کا رزق پیش کیا جاتا ہے۔" یہ حدیث پاک اس بات کی صریح دلیل ہے کہ شہدا مختلف الحال ہوتے ہیں (سب یکساں نہیں ہوتے، البتہ رزق سب کو ملتا ہے)۔ (التذکرۃ بأحوال الموتی وأمور الآخرۃ، باب ما جاء أن أرواح الشہداء فی الجنۃ دون أرواح غیرہم، جلد 1، صفحہ 432، مطبوعہ ریاض)

علامہ احمد بن ابی سعید ملاجیون رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: ”وبالجملة فحياة الشهداء قدر مايذوق النعيم معلومة بالنص القطعي “ترجمہ: اور خلاصۂ کلام یہ کہ شہدائے کرام کی حیات اس قدر کہ وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں، نص قطعی سے ثابت ہے۔ (التفسیرات الاحمدیۃ، سورۃ البقرۃ، صفحہ 50-51، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”شہدا کی زندگی قطعی یقینی ہے اس کا انکار کفر ہے کیونکہ قرآن کریم میں اس کی تصریح ہے، ہاں نوعیت حیات ظنی ہے جن میں کسی خاص نوعیت کا انکار کفر نہ ہوگا۔ (البتہ) انبیاء کرام کی زندگی کا انکار سخت گمراہی ہے۔ اگرچہ شہادت کی بہت قسمیں اور شہید کئی طرح کے ہیں مگر اول درجہ کی شہادت یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں دینی خدمت کے سلسلہ میں نصیب ہو۔“ (تفسیر نعیمی، جلد2، صفحہ88، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-729

تاریخ اجراء: 09ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/7مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net